

## 219811- سحری کی فضیلت میں آنے والی احادیث سے مراد روزے داروں کا سحری کرنا مراد ہے۔

سوال

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ: (بیشک اللہ تعالیٰ سحری کرنے والوں پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کیلیے رحمت کی دعا کرتے ہیں) یا سحری کی فضیلت میں کوئی بھی حدیث ہے تو کیا اس سے مراد صرف روزے کیلیے سحری کرنے والے ہیں یا اس وقت میں عام کھانا بھی مستحب ہے چاہے ایک گھونٹ پانی ہی پیا جائے؟

پسندیدہ جواب

سحری سے مراد وہ کھانا ہوتا ہے جو انسان رات کے آخری حصے میں تناول کرتا ہے، اور اسے سحری اس لیے کہا گیا ہے کہ رات کے آخری حصے کو سحر کہتے ہیں اور یہ کھانا اسی وقت میں کھایا جاتا ہے۔

دیکھیں: "لسان العرب" (351/4)

سحری کی فضیلت میں متعدد احادیث وارد ہیں، مثلاً: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (سحری کرو؛ کیونکہ سحری میں برکت ہوتی ہے) بخاری: (1923)، مسلم (1095)

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (سحری تناول کرنا ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان فرق ہے) مسلم: (1096)

اور ایک حدیث میں ہے کہ: (بیشک اللہ تعالیٰ سحری کرنے والوں پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کیلیے رحمت کی دعا کرتے ہیں) احمد: (11086) اس حدیث کو مسند احمد کے محققین نے صحیح قرار دیا ہے جبکہ البانی نے اسے "سلسلہ صحیحہ" (1654) میں حسن کہا ہے۔

ان احادیث میں سحری سے مراد وہ کھانا ہے جو روزے دار اس وقت میں کھاتا ہے؛ کیونکہ سحری کھانے سے روزہ دار کو روزہ رکھنے میں مدد ملتی ہے اور سارا دن آسانی سے گزر جاتا ہے؛ نیز سحری تناول کرنا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق کا باعث ہے، اہل علم کی سحری کو بابرکت بنانے سے متعلق گفتگو سے یہی معلوم ہوتا ہے۔

نووی رحمہ اللہ کتے ہیں:

"علمائے کرام کا سحری کے مسحیب ہونے پر اجماع ہے اور یہ کہ سحری کرنا واجب نہیں، سحری میں برکت کا معاملہ بھی واضح ہے؛ کیونکہ سحری کرنے سے روزہ رکھنے میں مدد ملتی ہے اور سارا دن جسم تو انہر بتا ہے، اور چونکہ سحری کھانے کی وجہ سے روزہ میں مشقت کا احساس کم ہو جاتا ہے، اس کی بنا پر مزید روزے رکھنے کو بھی دل کرتا ہے، لہذا سحری کے با برکت ہونے کے متعلق یہی معنی اور موضوع صحیح ہے" انتہی  
"شرح مسلم" از نووی: (206/7)

اسی طرح مناوی رحمہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: (بیشک اللہ تعالیٰ سحری کرنے والوں پر رحمت فرماتا ہے اور اس کے فرشتے ان کیلیے رحمت کی دعا کرتے ہیں) کا معنی ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"یعنی وہ لوگ جو روزے میں معاونت کی غرض سے سحری تناول کرتے ہیں، کیونکہ روزے کی وجہ سے بیٹ اور شرمنگاہ کی شوٹ کمزور پڑتی ہے اور یوں دل صاف ہوتا ہے، روحانیت کا غلبہ بڑھتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب بنتی ہے، اسی لیے سحری کرنے کیلیے بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے" انتہی  
"فیض القدر" (270/2)

اور اسی طرح : "الموسوعۃ الفقیریہ" (24/270) میں ہے کہ :  
"روزے دارکیلیے سحری کرنا سنت ہے، ابن منذر نے اس کے مسح ہونے پر اجماع نقل کیا ہے" انتہی

وائسی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام کہتے ہیں :

"روزے دارکیلیے طوع فخر سے پہلے سحری کرنا مسح ہے؛ کیونکہ سحری کرنے سے روزہ رکھنے میں مدد ملتی ہے" انتہی  
"فتاویٰ الجنة الدامتہ" (9/26)

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"سحری میں برکت ہے؟ یہ برکت کیلئے ہے؟ [اس کا جواب یہ ہے کہ] سحری سراپا برکت ہے، سب سے پہلے تو یہ عبادت ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقدام ہے، جسمیوں کی مخالفت ہے، سحری سے روزہ رکھنے میں معاونت ملتی ہے، انسانی جان کو اس کا حق ملتا ہے کیونکہ انسان نے اس کے بعد کافی دیر تک کھانے پینے سے رکے رہنا ہے، چنانچہ سحری کھانے سے انسان سارا دن روزہ-جو کہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی عبادت ہے۔ رکھنے کی طاقت حاصل کر لیتا ہے، بلکہ سحری روزے کا ابتدائی حصہ بھی ہے۔" انتہی  
"لقاء الباب المفتوح" (147/7)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"سحری کرنے سے کہی اعتبار سے برکت حاصل ہوتی ہے: سب سے پہلے تو اس میں اتباع سنت ہے، پھر اہل کتاب کی مخالفت، اس کی عبادت کیلئے معاونت، روزے کے دوران چستی، بھوک کی وجہ سے پیدا ہونے والی بد مزاجی سے بچاؤ، اور مزید یہ کہ سحری کے وقت کوئی کھانا نامنگہ تو اسے کھانا دینے کا، یا اپنے ساتھ بیٹھ کر سحری کھلادینے کا موقع ملتا ہے، اسی طرح سحری کے وقت ذکر اور دعا کا موقع بھی ملتا ہے اور خصوصاً یہ وقت قبولیت کا بھی ہوتا ہے، اسی طرح سونے سے قبل اگر کسی نے روزے کی نیت نہیں کی تو اسے روزے کی نیت کرنے کا موقع مل جاتا ہے" انتہی

"فتح الباری" (4/140)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے برکت کے جواباً ذکر کئے ہیں وہ روزے دار کے ساتھ ہی خاص نہیں ہیں تاہم وہ بھی روزے کی نیت کے ماتحت آتے ہیں، چنانچہ روزے کی نیت بنیادی چیز ہے یقیناً امور اس کے تحت شمار ہوں گے۔

علمائے کرام کا اجماع ہے کہ روزے دارکیلیے سحری کرنا مسح ہے، اور ہمیں نہیں معلوم کہ کسی عالم دین نے غیر روزے دارکیلیے سحری کو مسح قرار دیا ہو، اگر غیر روزے دارکیلیے سحری مسح ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پابندی فرماتے، تو پھر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا نہیں کیا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سحری کرنا مسح عمل ہے اور سحری کی برکت روزے کی نیت سے سحری کھانے والے کیلئے خاص ہے۔

واللہ اعلم۔